تفسیر مظہری

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتیؒ

تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات

مولانا سید عبدالدائم جلالیؒ

دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان فون ۲۲۱۳۷۶۸

تفسیر مظہری

جلد ہفتم

سورۂ اسرائیل سے سورۂ انبیاء تک
پارہ ۱۵ تا پارہ ۱۷ کا نصف رکوع ۷ تک

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتیؒ

تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات

مولانا سید عبدالدائم الجلالی
رفیق ندوۃ المصنفین

ناشر

دارالاشاعت

اردو بازار کراچی ۱ —— فون ۲۱۳۷۶۸

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی
طباعت : ۱۹۹۹ء شکیل پریس کراچی۔
ضخامت : صفحات در ۶ جلد

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 26-نابھہ روڈ لاہور
کشمیر بک ڈپو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انار کلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

قَبْلَهُمْ، یعنی مشرکین مکہ سے پہلے۔ مِنْ قَرْيَةٍ جار مجرور فاعل کے قائم مقام ہے اور مضاف محذوف ہے، یعنی اہل قریہ مِنْ قَرْيَةٍ میں مِنْ زائد ہے۔

اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ، استفہام انکاری ہے یعنی مکہ کے مشرک تو گزشتہ کافروں سے کفر میں سخت ہیں جب گزشتہ کافر ایمان نہیں لائے تو یہ لوگ یقیناً (مطلوبہ معجزات کے ظہور کے بعد بھی) ایمان نہیں لائیں گے۔ آیت میں اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ مطلوبہ معجزات کو ظاہر اور نمودار نہ کرنے کی وجہ اور مصلحت صرف یہ ہے کہ لوگ (کفار مکہ) اگر ظہور معجزات کے بعد بھی ایمان نہیں لائیں گے اور یقیناً ایمان نہیں لائیں گے تو ان کو بھی گزشتہ کافروں کی طرح ہلاک کر دیا جائے گا۔

وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ⑦

(اے محمد ﷺ) ہم نے آپ سے پہلے بھی صرف مردوں کو ہی پیغمبر بنا کر بھیجا جن کے پاس وحی بھیجتے تھے پس (اے مکہ والو) تم اہل ذکر یعنی اہل کتاب سے پوچھ لو اگر تم کو اس کا علم نہیں ہے۔ یعنی اہل کتاب سے پوچھ لو کہ سابق پیغمبر آدمی ہوئے یا فرشتے، تاکہ تمہارا شبہ جاتا رہے۔ اہل کتاب سے پوچھنے کا حکم دینے کی وجہ یا تو یہ ہے کہ مشرکین مکہ کو رسول اللہ ﷺ (اور دوسرے دینی امور) کے سلسلہ میں اہل کتاب پر اعتماد تھا ان سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ یا یہ وجہ ہے کہ متواتر خبر موجب یقین ہوتی ہے خواہ اہل تواتر کافر ہی ہوں اور چونکہ آدمیوں کا ہی پیغمبر ہونا ہر زمانہ میں بطور تواتر مسلسل بیان کیا جاتا رہا ہے اس لئے یہودیوں کا قول بھی اس کے متعلق قابل اعتبار ہے۔

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ　　اور ہم نے ان پیغمبروں کے ایسے جسم نہیں بنائے جو کھانا نہ کھاتے ہوں۔ (یعنی فرشتے نہیں بنایا) جَسَدٌ اسم جنس ہے ایک ہو یا زیادہ سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے یا مضاف محذوف ہے یعنی جسموں والے۔ جَسَدٌ رنگ دار جسم کو کہتے ہیں۔ لغوی اعتبار سے جَسَد کا معنی ہے کسی چیز کا باہم اکٹھا ہونا اور جڑنا۔

لَا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ، جَسَدًا کی صفت ہے یا علیحدہ ہے اور کافروں کے قول کا جواب ہے۔ کفار کہتے تھے کیا وجہ ہے کہ یہ رسول کھانا کھاتا ہے۔

وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ⑧　　اور وہ ہمیشہ رہنے والے بھی نہیں ہوتے۔ آیت سابقہ کے مضمون کی تاکید اس آیت سے ہو رہی ہے کہ جس کی زندگی کی بقاء کھانے پر موقوف ہو لامحالہ اس کے جسم میں تحلیل ہوگی اور تحلیل کا نتیجہ فنا ہے۔

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ　　پھر ہم نے ان سے جو وعدہ کیا اس کو سچ کر دکھایا، یعنی ہم نے پیغمبروں کی مدد کا جو وعدہ کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا۔

فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ　　اور ان کو اور جن کو ہم چاہتے تھے (یعنی پیغمبروں پر ایمان لانے والوں کو) ہم نے (اپنے عذاب سے اور کفار کی ایذارسانی سے) بچالیا۔ مَنْ نَّشَآءُ سے وہ لوگ مراد ہیں جو پیغمبروں پر ایمان لے آئے تھے یا آئندہ ایمان لانے والے تھے یا آئندہ ان کی اولاد پیدا ہونے والی اور ایمان لانے والی تھی، یہی وجہ ہے کہ عرب عام تباہ کن عذاب سے محفوظ رکھے گئے (کیونکہ آئندہ ان کا یا آئندہ پیدا ہونے والی اولاد کا ایمان لانا اللہ کے علم میں تھا)

وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ⑨　　اور (کفر و معصیت میں) حد سے بڑھنے والوں کو ہم نے تباہ کر دیا۔

ع ۱　لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ⑩　　(اے گروہ قریش) ہم نے تمہاری طرف قرآن نازل کیا ہے جس کے اندر تمہارا ذکر ہے کیا تم نہیں سمجھتے۔

ذکر یعنی تمہاری فضیلت اور بزرگی قرآن کے اندر ہے بشرطیکہ تم اس کو سمجھو (اور مانو) یا یہ مطلب ہے کہ قرآن میں تمہارے لئے شرف ہے کہ تمہاری زبان میں اتار اگیا۔ یا ذکر سے مراد ہے اللہ کا ذکر اور ضروری دینی امور کا تذکرہ۔ بیضاوی نے لکھا ہے کہ ذکر سے مراد ہے اچھا ذکر اور شہرت و ناموری۔ یا نصیحت یا وہ اعلیٰ اخلاق جن سے تم کو اچھا ذکر حاصل ہو۔ مجاہد کے